54
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۹ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۲ صلح ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

گزشتہ رات ڈاڑھ میں تکلیف رہی

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

استغفار مدد اور قوّت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے

توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوّت مر جاتی ہے

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدّم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوّت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃُ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوّت دیدے گا اور پھر اس قوّت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اُس میں ایک قوّت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ہے اِس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالِک ہر حالت میں خُدا سے استمداد چاہے۔ سالِک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوّت نہ پائے گا، کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوّت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کروگے اور پھر توبہ کروگے تو نتیجہ یہ ہوگا یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ سُنّتُ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کروگے تو اپنے مراتب پالوگے۔ ہر ایک حِس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارجِ ترقی کو حاصل کرتا ہے۔ ہر ایک آدمی نبی، رُسول، صدّیق، شہید نہیں ہو سکتا۔

غرض اِس میں شک نہیں کہ تفاضل درجات امرِ حق ہے۔ اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان امور پر مواظبت کرنے سے ہر ایک سالِک اپنی اپنی استعداد کے موافق درجات اور مراتب کو پالے گا۔ یہی مطلب ہے اِس آیت کا وَیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ۔ لیکن اگر زیادت لے کر آیا ہے تو خدا تعالیٰ اِس مجاہدہ میں اُس کو زیادت دیدے گا اور اپنے فضل کو پالے گا جو طبعی طور پر اُس کا حق ہے۔ ذی الفضل کی اضافت ملکی ہے مطلب یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ محروم نہ رکھے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸، صفحہ ۶۹)

غضبِ الٰہی سے بچانے والی دُعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء میں فرمایا:۔

"انسان خدا کے غضب سے بچنے کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہے وہ دعا جس کے پڑھے کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ یعنی ہم کو صراطِ مستقیم دکھا جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہوا۔ اُن لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور جو حق سے بے حیا عداوت کرنے والے ہیں۔ اور نہ اُن لوگوں کی راہ جو گمراہ ہو گئے ہیں منعم علیہ گروہ کی شناخت کے لئے ایک آسان اور سہل راہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات، احکام اور عملدر آمد اور اُن کی زندگی کو اُن کے ثبوتوں اور آخر انجام کو دیکھو۔ پھر اُن کے حالات پر نظر کرو جنہوں نے مخالفت کی۔ غرض مامور من اللہ لوگوں کا گروہ ایک نمونہ ہوتا ہے اس خواہش کے پورا کرنے کے قواعد بتانے کے لئے جو ہر انسان میں بطور حجّت رکھی گئی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ معزّز ہو۔ خدا تعالیٰ کے حضور معزّز وہی ہو سکتا ہے جو ربّ العٰلمین کا فرمانبردار ہو۔ یہ ایک دائمی سُنّت ہے جس میں تخلّف نہیں ہو سکتا۔

اب ہم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم غور کر کے دیکھیں کہ ہم لباس، عادات، عداوت، دوستی، دشمنی، غرض ہر رنج و راحت، ہر حرکت و سکون میں کس پر عملدرآمد کرتے ہیں۔ کیا فرمانبرداری کی راہ ہے یا نفس پرستی کی؟"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۹۴، صفحہ ۹۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۵۴ ہش

خدا تعالیٰ سے صلح کرنے کا وقت

جیسا کہ قبل ازیں ہم واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اور اس کی رحمت نے ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ لوگوں کی نافرمانیوں اور گناہوں پر گرفت کرتا ہے تو اس میں بھی اس کا رحم کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ لوگوں کی نافرمانیوں اور گناہوں پر فوراً ہی گرفت نہیں کرتا بلکہ پہلے چھوٹی چھوٹی تکالیف وارد کرتا ہے اور غرض ان تکالیف سے یہ ہوتی ہے کہ لوگ تضرع اختیار کریں۔ لیکن اگر لوگ ان تکالیف کو بھی خاطر میں نہ لائیں اور نافرمانیوں میں بڑھتے چلے جائیں تو پھر وہ عذاب کی شکل میں اپنی قہری تجلّی ظاہر فرماتا ہے۔

چھوٹی چھوٹی تکالیف کا زمانہ استغفار اور توبہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر لوگ ان تکالیف سے سبق حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں تو وہ بھی رجوع برحمت ہوتا ہے اور توبہ کرنے والوں کو نہ صرف ان تکالیف سے نجات بخشتا ہے بلکہ آنے والے بڑے عذاب سے بھی انہیں محفوظ کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے جب باقاعدہ عذاب کی شکل میں قہری تجلّی کا ظہور عمل میں آجائے تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ استغفار اور توبہ کر سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام آیت ۴۴) یعنی کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب (درمیانی زمانہ میں آنے والی تکالیف کی شکل میں) آیا تو وہ عجز اختیار کر لیتے بلکہ ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے اور شیطان نے انہیں جو وہ کرتے تھے خوبصورت کر کے دکھایا۔

یہی وجہ ہے کہ قہری تجلّی ظاہر ہونے سے قبل جب چھوٹے چھوٹے عذابوں کی شکل میں تکالیف وارد ہونا شروع ہوتی ہیں تو وہ لوگ جن میں سعادت کی کوئی رمق باقی ہوتی ہے ان تکالیف کو بڑے عذاب کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھک جاتے ہیں اور استغفار اور توبہ کو لازم پکڑتے ہوئے اس سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ اصل قہری تجلّی کو موقوف کر دیتا ہے اور اگر موقوف نہ کرے تو عاجزی اختیار کرنے والوں کو قہری تجلّی کے ظہور کے وقت بچا لیتا ہے۔ اسی لئے ۱۹۰۲ء میں جب طاعون نے سر اٹھانا شروع کیا تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حفاظت کے خدائی وعدے کے باوجود اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ:

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہ ہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے۔ اس کو یہی فائدہ اٹھانا چاہئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ صلح کر لیں۔ بہت سی مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ یہ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی ہی ایک مرتبہ کرنی چاہئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی۔ اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جاویں گی۔ صحابہؓ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسے ہی ان پر اترے گی۔ صحابہؓ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا مگر دل میں یہ تسلی ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے اگر میں طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلٹی تک میری جان آجاوے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف وہی تعلق ہے جو میرا خدا کے ساتھ ہے، وہ بہت قوی ہے۔ **انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقع ہے۔ راتوں کو جاگو دعائیں کرو۔ آرام بھی کرو لیکن جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے** کیونکہ وہ تو مثل جڑھ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں۔ تھوڑے سے ابتلاء کا ہونا ضروری ہے جیسے لکھا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ "پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف ان کو جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی۔ اگر نبوت کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔ یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں۔ عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجے کے ہوں کہ ان سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا بلکہ ایک اور انسان ہوں۔ **اس وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرو حتیٰ کہ تم کو بشارتیں ہوں۔** کل لکھتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ یَا مُ غَضِبَ اللّٰہ۔ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ تُنَجِّیْ اَہْلَ السَّعَادَۃِ۔ یہاں اہل سعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے۔ خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا جیسے صحابہؓ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں رکھ لیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا۔ ... ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بن جائے۔ سارا قرآن دیکھو کہ کہیں بھی صرف اٰمَنُوْا نہیں لکھا ہے، ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے۔ غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے۔ اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کے واسطے۔ **ایسے نازک وقت میں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جائے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جائے۔**"

(البدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۹ تا ۲۸۱)

سورۃ الانعام کی آیت ۴۴ (جو ہم اس مضمون کے شروع درج کر آئے ہیں) اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات سے واضح ہے کہ اہل سعادت کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے عذابوں کی شکل میں وارد ہونے والی تکالیف پر فوراً چوکنا ہو جاتے ہیں اور پہلا خیال جو انہیں آتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ کہیں یہ تکالیف دنیا میں کسی آنے والے بڑے عذاب کا پیش خیمہ نہ ہوں۔ چنانچہ وہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنا فضل فرمائے اور لوگوں کو نیک ہدایت دے تا وہ اس کے قہر سے بچ سکیں۔ آج جبکہ آٹھ ماہ سے وقفہ وقفہ سے زلزلے کے جھٹکے آرہے ہیں اور سوات اور ہزارہ کے اضلاع میں ایک قیامت خیز زلزلہ بھی آچکا ہے، لوگوں کے دل خشیت الٰہی سے بھر جانے چاہئیں۔ بالخصوص ہمارا (جنہیں معرفت عطا کی گئی ہے) یہ فرض ہے کہ ہم راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کے حضور دعائیں کریں حتیٰ کہ خدا میں گداز ہو کر نئے انسان بن جائیں اور وہ اعمال صالحہ بجا لائیں جو خدا کی جناب میں مقبول ہوں تا خدا تعالیٰ اپنا رحم فرمائے، دنیا کو مورد عذاب ہونے سے بچا لے اور اسے صلاح، نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نوع انسان کے لئے موجودہ وقت خاص طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ صلح کرنے کا وقت ہے اور صلح اسی طرح ہو سکتی ہے کہ نیک اعمال بجا لا کر خدا کو راضی کیا جائے اور اس کے حضور نوع انسان کی ہدایت یابی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کی جائیں اور اس سے اس کی پناہ طلب کی جائے۔

جو وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے صلح کرنے کے لئے کوشاں ہوتے اور دن اور رات اس کو پکارتے ہیں انہیں کے لئے امن مقدر ہوتا ہے اور وہ ہر مصیبت، ہر بلا اور ہر آفت سے بچائے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

(مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کے بیاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ۲۶ فتح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے "احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟" کے عنوان پر جو تقریر کی اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ (الجمعۃ)

معزز سامعین! اس وقت مجھے ایک اہم اور عظیم الشان سوال کا جواب آپ کے گوش گزار کرنا ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ "احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟"

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اس امر کے مدعی ہیں کہ اُمتِ مسلمہ کو قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ میں جس مہدی معہود اور مسیح موعود کی بشارت دی گئی تھی اور جس کی بعثت کا زمانہ بزرگانِ اُمت نے چودھویں صدی قرار دیا تھا اس کے مصداق آپ ہی ہیں اس لئے ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم پہلے قرآن و حدیث ہی سے یہ معلوم کریں کہ مہدی معہود و مسیح موعود نے آکر عالمِ اسلام کے لئے کیا کیا کارنامے سرانجام دینے تھے؟ اس نے کونسی خدماتِ اسلامیہ بجا لانی تھیں؟ اور پھر یہ دیکھیں کہ اُن کاموں کو جو بتائے گئے تھے اور اُن خدمات کو جو بیان کی گئی تھیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کہاں تک پورا کیا ہے۔

حضرات! میں پوری بصیرت کے ساتھ اور پورے یقین و وثوق سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ حضرت بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اُن تمام کاموں کو، اُن تمام خدمات کو، اُن تمام امور کو جو مہدی معہود و مسیح موعود کے بتائے گئے تھے بنیادی طور پر مکمل اور پورا کر دیا ہے اور اب آپ کی قائم کردہ جماعت ان بنیادوں پر عظیم الشان عمارت تعمیر کرنے میں سرگرمِ عمل ہے اور اس وقت تک دم نہیں لے گی جب تک یہ عمارت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ جاتی۔

اب میں ایک ایک کام کو لیتا جاؤں گا اور ساتھ ساتھ یہ بتاتا جاؤں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کی جماعت نے اس کو کس طرح سرانجام دیا ہے۔

احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود حَکَم و عدل بن کر آئے گا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس وقت مسلمانوں میں اسلام کے خلاف غلط قسم کے عقائد و نظریات اور خیالات و اوہام پیدا ہو چکے ہونگے۔

اسی طرف یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ لم یبقی من الاسلام الا اسمہ کہ اس وقت اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہوگا یعنی من گھڑت خیالات کا نام اسلام رکھا ہوگا اور اصل اسلام ان خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ رذیلہ کے ملبہ کے بہت نیچے دبا پڑا ہوگا۔ ان حالات میں مسیح موعود حَکَم بن کر اسلام کو اس ملبہ سے نکالیں گے اور مسلمانوں کے اختلافات کو دُور کریں گے، ان میں صحیح فیصلہ دیں گے۔

اسلام کے چہرہ سے ان خیالاتِ باطلہ کی گرد و غبار اُتاریں گے اور اس کا حقیقی چہرہ ظاہر کریں گے۔ اسی کام کو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت اسلام مُردہ کی حالت میں ہوگا اور اُس کی تعلیم متروک العمل ہو گی۔ مسیح موعود آکر اسلام کو زندہ کرے گا اور شریعتِ اسلامیہ کو قائم و نافذ کرے گا۔ اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کس طرح حَکَم ہونے کا حق ادا کیا، کس طرح اسلام کا چہرہ باطل عقائد و خیالات کے گند سے دھو کر صاف کیا، اس کے حقیقی حسن و جمال کو ظاہر کیا اور کس طرح ایک زندہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا۔

سب سے پہلے ہستی باری تعالےٰ کے متعلق غلط خیالات نے جنم لیا جس کے نتیجہ میں مسلمان جس خطرناک مرض میں مبتلا ہو گئے وہ شرک کا مرض تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اُمتِ مسلمہ میں شرک کا بیج عیسائیوں سے آیا ہے اور اس کی تخم ریزی عقیدۂ حیاتِ مسیح اور نظریۂ معجزاتِ مسیح سے ہوئی ہے کیونکہ اوّل عیسائیوں ہی کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح علیہ السلام خدا کی مانند آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور عیسائی بھی اُن میں خدائی صفات اور الٰہی طاقتیں یقین کرتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی ان کے خیالات کو قبول کر لیا۔ چنانچہ عیسائی دنیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو خدائی صفات بیان کرتی تھی اور جو معجزات وہ الوہیتِ مسیح کے ثبوت میں پیش کرتے تھے ان کو مسلمانوں نے نہایت سادہ لوحی کے ساتھ عیسائیوں ہی کی توضیح سے تسلیم کر لیا۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح مُردے زندہ کیا کرتے تھے، وہ خالق تھے کہ انھوں نے پرندے پیدا کئے، وہ شافی تھے کہ وہ بیماروں کو شفا دیا کرتے تھے۔ وہ خدا کی طرح آسمانوں پر زندہ موجود ہیں وغیرہ۔

بعینہٖ یہی خیالات آج مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس اس طرح مسلمانوں نے شرک کا آغاز حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا اور ان کو خدا کا پہلا شریک بنا دیا اس طرح شرک کی راہ ہموار کر دی۔ اور اس غلط خیال کی بنیاد پڑ گئی کہ انسان بھی خدائی صفات سے متصف ہو سکتا ہے۔ اور اس کو خدائی اختیارات مل سکتے ہیں۔

اس خیال کے نتیجہ میں خدا کے شرکاء کی تعداد بڑھنے لگی حتیٰ کہ نوبت بایں جا رسید کہ اُمتِ مسلمہ کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد کو خدائی صفات اور الٰہی اختیارات کے مالک قرار دے دیا گیا۔ مسلمانوں میں کوئی ولی، کوئی بزرگ، کوئی صوفی، کوئی درویش، کوئی پیر اور کوئی فقیر ایسا نہیں گزرا جس کو خدائی اختیارات میں شریک نہ بنایا گیا ہو۔ مزید برآں اُن کے مر جانے کے بعد بھی اُن کی ان صفات اور اختیارات کو زندہ و قائم سمجھا جاتا ہے۔ یہی تصور ہے جو مسلمانوں کو قبرستانوں میں لے جاتا ہے اور قبروں پر سجدہ کرواتا ہے، مُردوں سے مُرادیں منگواتا ہے، اولاد کے لئے دُعائیں کرواتا ہے، ان کے مزاروں پر نیازیں دلواتا اور چڑھاوے چڑھواتا ہے۔ اے کاش مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عیسائیوں کے خیالات کی پیروی نہ کرتے تو شرک کا دروازہ نہ کھلتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پھیلے ہوئے شرک کو ختم کرنے کے لئے سب سے پہلے اُس جڑ کو کاٹا جس سے یہ شرک کا درخت پھوٹا تھا اور اس نے تن آور بن کر بہت سی شاخیں نکال لی تھیں۔ آپ نے زبردست دلائل سے عقیدۂ حیاتِ مسیح کو رد کیا اور اُن مشرکانہ خیالات کا قلع قمع کیا جو معجزاتِ مسیح کے بارے میں پائے جاتے تھے۔ اور ان تصوّرات کی بیخ کنی کی کہ انسان میں خدائی صفات آ سکتی ہیں اور خدائی اختیارات اس کو مل سکتے ہیں۔ مسیح ہو یا کوئی اور کسی کو بھی الٰہی صفات و اختیارات سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اس طرح آپ نے شرک کو مٹا کر خالص توحید کو قائم کیا اور آج لاکھوں لوگ جنہوں نے آپ کو قبول کیا خدا کی وحدانیت کے دلدادہ ہو چکے ہیں اور آپ کے ہاتھوں جامِ توحید پی کر حیاتِ روحانیہ کی لذت پا رہے ہیں۔ جوں جوں یہ جماعت بڑھتی اور پھیلتی جائیگی توں توں شرک ختم ہوتا جائے گا اور توحید پھیلتی چلی جائے گی حتیٰ کہ ایک دن شرک کی تاریکی بالکل ختم ہو جائے گی اور توحیدِ الٰہی کا نور ساری دنیا میں چمک اُٹھے گا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے پرچم تلے تمام بنی آدم جمع ہو کر توحیدِ باری تعالےٰ کے ترانے گانے لگیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور غلط خیال جو خدا کے متعلق پیدا ہو گیا تھا وہ یہ تھا کہ خدا پہلے زمانوں میں بے شک اپنے بندوں سے بولتا اور ہمکلام ہوا کرتا تھا لیکن اب کسی سے کلام نہیں کرتا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس خیال کی بھی بڑی سختی سے تردید کی اور بتایا کہ مذہب کی زندگی کا یہی تو ایک ثبوت ہے دوسرے مذاہب اسی لئے تو مُردہ ہیں کہ اُن کا خدا اب نہیں بولتا اور اگر اسلام کا خدا بھی کلام نہیں کرتا اور اپنے کسی بندہ سے نہیں بولتا تو پھر اسلام کو بھی ایک مُردہ مذہب ماننا پڑے گا حالانکہ اسلام اور دیگر مذاہب میں یہی ایک مابہ الامتیاز ہے کہ اسلام کا خدا آج بھی اپنے بندوں کو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اسی طرح پر لوگ دعا کی قبولیت اور اس کی تاثیر سے منکر ہو رہے تھے آپ نے اس رجحان کو ختم کر کے دعا کی قبولیت اور اس کی تاثیرات کا آفتاب چڑھا دیا۔ آپ قبولیتِ دعا اور اس کی تاثیرات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں .... وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے ...... دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارقِ عادت نعمت دی جائے گی دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے ..... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۰-۳۱)

"سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(کتاب البریہ ص ۶۳)

خدا کے متعلق یہ بھی خیال پایا جاتا تھا کہ خدا اب معجزات اور نشانات نہیں دکھاتا آپ نے اس خیال کو بھی رد فرمایا اور بتایا کہ اسلام کا خدا مُردہ نہیں ہے بلکہ زندہ خدا ہے وہ زندہ تجلیات کا مالک ہے اور ہمیشہ اپنی قدرت کی تجلیات معجزات اور نشانات کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے آج اس زمانہ میں اُس نے سلسلہ احمدیہ کو اسی مقصد کے لئے قائم کیا ہے تا خدا اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اور اپنے نشانات کا ثبوت دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے لکھتے ہیں ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

کہ خدا کے نشانات بے شک بند ہیں لیکن غلامانِ محمدؐ کے لئے بند نہیں۔ جن کو شک ہو وہ اس غلام احمدؐ کے پاس آ کر تجربہ کر لے آپ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷)

"خدا کے نشانوں کی اس جگہ بارش ہو رہی ہے اور وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا ..... وہ اس وقت اس عاجز کے دل پر تجلی کر رہا ہے وہ دکھانا چاہتا ہے۔ کیا کوئی دیکھنے کے لئے راغب ہے"

(کتاب البریہ ص ۹)

"مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جس کی فوج اُن گواہوں سے زیادہ ہو۔"

(اعجاز احمدی ص ۲)

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے
کرتا ہے معجزوں سے وہ یارِ دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

دوسری حقیقت آپ نے یہ پیش کی کہ تمام رسولوں میں سے صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے رفیع الشان رسول ہیں جو زندہ خدا کی تمام صفات کے مظہر اتم و اکمل ہیں اس لئے آپ ہی ایک زندہ رسول ہیں کیونکہ زندہ خدا کا مظہر اتم بھی زندہ ہونا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پہلو سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ ہونا ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض روحانی ہمیشہ کے لئے جاری اور زندہ ہے۔ آپ کے سوا کسی اور نبی کا فیض جاری نہیں ہے چونکہ پہلے انبیاء اللہ تعالیٰ کی محدود صفات کے مظہر اور محدود و مخصوص زمانہ اور قوم کے نبی تھے اس لئے مظہر اتم کے آنے کے ساتھ ان کی فیض رسانی کے دروازے بند ہو گئے اور ان کی قوموں میں اُن کے فیض کا کوئی نشان نہیں ملتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض زندہ ہے اور آپ کی فیض رسانی کے زندہ ثبوت ہر زمانہ میں ملتے ہیں۔ پس لازوال اور وافر فیض رساں زندگی کے تخت پر بیٹھنے والا نبی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا اس لحاظ سے بھی ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اسوۂ حسنہ زندہ ہے آپ نے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ تم غیروں کے محتاج نہیں بنائے گئے کیونکہ ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے ایک کامل اسوۂ حسنہ اپنے اندر رکھتا ہے پس تمام عالمِ اسلام کی زندگی کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اخلاقِ محمدی کو اُسوہ اور مشعلِ راہ بنائے

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اس لئے آپ زندہ خدا کے مظہر اتم و اکمل ہیں آپ زندہ ہیں اس لئے کہ آپ کے فیض روحانی کا چشمہ ساری دنیا کی سیرابی کے لئے ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور آپ زندہ ہیں اس لئے کہ آپ کی تعلیم و شریعت زندہ ہے۔ آپ زندہ ہیں اس لئے کہ آپ کا کامل اُسوۂ حسنہ زندہ ہے۔ اور آپ زندہ ہیں اس لئے کہ آپ کے معجزات کا درخت سرسبز و شاداب ہے جو ہر وقت تازہ بتازہ شیریں پھل دیتا ہے۔ گویا زندگی کا کامل نور صرف ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ملا ہے یہ وہ زندہ رسولؐ ہے جس کو احمدیت پیش کرتی ہے اسی رسول کے عشق میں مست ہو کر مہدی زمانؑ نے فرمایا تھا :- ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

نیز آپ رقم طراز ہیں :-

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح ص ۱۳)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۸۷۶

میں خلیل محمود ولد حکیم عبدالرحمن سلیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی نمبر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔

ماہوار آمد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: خلیل محمود مکان نمبر F-113 بلاک نمبر 2 پی، ای، سی، ایچ، ایس۔ کراچی P.E.C.H.S

گواہ شد: محمد عبدالوہاب قائد خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر 29

گواہ شد: ناصر محمود ملک وصیت نمبر ۲۰۶۵۰

مسل نمبر ۲۱۸۷۷

میں نگہت فردوس بنت چوہدری غلام احمد صاحب قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت -/۵ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ: نگہت فردوس چک نمبر ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: مبارک احمد چیمہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب چیمہ چک نمبر ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد: غلام احمد چیمہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب چک نمبر ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۸۷۸

میں ناصرہ جمیل زوجہ ملک جمیل الرحمن رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) زیورات طلائی ۷ تولہ ایک ماشہ جس کی مجموعی قیمت -/۲۰۰۳ روپے

(۲) حق مہر بذمہ شوہر -/۲۰۰۰ "

(۳) سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/۲۴۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ جمیل کوارٹر نمبر ۷۸ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد: جمیل الرحمن رفیق خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ

گمشدہ کوٹ

جلسہ سالانہ پر خاکسار جماعت کراچی کے ساتھ دارالضیافت کمرہ ۳۲ میں مقیم رہا۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء کو خاکسار سرگودھا ایکسپریس میں سوار ہونے کے لئے بعد ادائیگی نماز فجر عجلت میں سٹیشن کے لئے روانہ ہوگیا۔ اور اپنا اوورکوٹ جو بجلی کے ریگولیٹر پر لٹک رہا تھا۔ بھول کر وہاں ہی کمرہ میں چھوڑ گیا۔ اگر کسی دوست کو یہ اوورکوٹ ملا ہو۔ تو وہ ازراہ کرم مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

عبدالکریم یونس

۱۵۸ بہادر آباد۔ ایلن ہاؤس ۳۱ کراچی ۵

اعلان برائے مطالعہ

ماہ جنوری ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے کتاب "فتح اسلام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی و اضلاع اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کروائیں اور آخر ماہ اس کا امتحان لیکر مرکز کو مطلع فرماویں۔ کتاب کی قیمت فی نسخہ ۲۵/ ا روپیہ ہے جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رسید بک منسوخ

لجنہ اماء اللہ حلقہ مغل آباد راولپنڈی کی رسید بک نمبر ۱۱۰۰ بتاریخ ۹ جنوری کو حلقہ مغل آباد میں صدر لجنہ حلقہ سے گم ہوگئی ہے۔ کوئی بہن اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی کو علم ہو جائے تو خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ریاض احمد چوہدری صدر جماعت احمدیہ حلقہ مغل آباد راولپنڈی)

ولادت

۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو شکاگو (امریکہ) سے عزیز کریم احمد صاحب ظفر نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت دے اور نیک اور مخلص بنائے اور خادم دین ہو۔

(ظہور حسین دارالعلوم۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حاجی شیخ دوست محمد صاحب آف کوٹ مومن بہت لمبے عرصہ سے گنٹھیا اور گٹھی اور بیماریوں کی وجہ سے بیمار ہیں اور اب چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

(شیخ مبارک احمد خواجہ شوز سٹور رحمت بازار ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم شاہد احمد شاہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شگفتہ خانم بنت رانا عبدالحکیم صاحب مربی سلسلہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قریشی سعید احمد صاحب مربی سلسلہ لائل پور نے مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۵ء کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ افضال و برکات اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(سید غلام محمد شاہ۔ پروپرائیٹر شاہ میڈیکو کچہری بازار۔ لائل پور)

اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب

عنبری

جملہ امراض اعصابی، قبض دائمی، فتور ہضم، خرابی معدہ و جگر، ضعفِ دماغ، خون کی کمی اور عصبی دردوں کو دور کرتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی۔ کثیر الفوائد اور اکسیری دوا۔ قیمت دس روپے

ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ فون ۵۳۴

شہر شہر اور ملک ملک کی سیر

مفت

کرنے کیلئے ہماری سیلز فورس میں بطور سیلزمین شامل ہوکر کاروباری لائن میں اپنا مستقبل بھی بنائیے درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر ربوہ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے اٹھارھویں سال کا اعلان ہو چکا ہے

احباب اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق زیادہ سے زیادہ وعدہ لکھوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۵ء میں وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے اٹھارھویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور رحمت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کو ہر سال کامیابی کے ساتھ غلبۂ اسلام کی مہم میں بھرپور جدّوجہد کی توفیق ملتی رہی ہے خدا کرے کہ اِس سال پہلے سے بھی بڑھ کر کامیابی نصیب ہو۔ آمین

احباب کی طرف سے انفرادی طور پر اور جماعتوں کی طرف سے بھی وعدہ جات سالِ نو موصول ہو رہے ہیں۔ نئے سال کے وعدوں کے سلسلہ میں گزارش ہے کہ دوست وعدہ کرتے وقت روپے کی قیمت میں کمی اور مہنگائی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق زیادہ سے زیادہ وعدہ لکھوائیں نیز جو دوست نقد ادا فرما سکیں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی بھی فرمائیں متعلقہ سیکرٹری صاحبان سے گزارش ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

مزید برآں وعدہ جات اور ادائیگی کے وقت سالِ گزشتہ اور نئے سال کی تخصیص کے علاوہ چندہ بالغان اور چندہ دفتر اطفال کی بھی تخصیص فرمائی جائے تاکہ اندراج کے وقت اپنے متعلقہ حسابات میں وعدہ جات اور وصولیات محسوب کی جا سکیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء؁

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ایک جھوٹی اور غلط خبر کی تردید

روزنامہ "امروز" لاہور نے اپنے ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں ص۲ پر اپنے نامہ نگار کی چنیوٹ سے مرسلہ ایک خبر شائع کی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قصرِ خلافت ربوہ میں چوری ہو گئی ہے اور ملزم ہزاروں روپے کا سامان لے کر فرار ہو گئے ہیں اور یہ کہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

یہ خبر جھوٹ پر مبنی ہے۔ قصرِ خلافت میں چوری کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ ہم حیران ہیں بعض اخباروں اور ان کے نامہ نگاروں کو اِس قسم کی جھوٹی اور من گھڑت خبریں شائع کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک ہدایت دے اور جھوٹ سے مجتنب رہتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے اور سچ کی اشاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"بشام میں زلزلے کے شدید جھٹکے، شاہراہ قراقرم پر پھر چٹانیں آن گریں"

"بدنصیب عوام خوفزدہ ہو کر خیموں اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں سے باہر نکل آئے"

بشام ۲۰ جنوری۔ بشام میں آج صبح دس بجے اور پھر دو بجے بعد دوپہر زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ پوری وادی ۲۰ سیکنڈ تک پتّے کی طرح لرزتی رہی۔ زلزلوں سے تباہ شدہ اس علاقے کے بچے کھچے عوام خوف و ہراس کے عالم میں اپنے خیموں اور مکانوں سے نکل کر باہر آ گئے۔ زلزلے کے ساتھ خوفناک گڑگڑاہٹ سنائی دی اور قراقرم کے سلسلہ کوہسار سے چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر ٹوٹ کر وادی میں گرنے لگے قراقرم کی شاہراہ پر جسے بشام سے پٹن تک بالکل صاف کر دیا گیا تھا پھر بھاری بھر کم چٹانیں آ گری ہیں۔ نقصانات کی ابھی تک اطلاع نہیں مل سکی۔ بتایا گیا ہے کہ صبح دس بج کر چالیس منٹ پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے لیکن وہ اتنے شدید نہ تھے۔ بعد دوپہر دو بجے پوری وادی پھر زلزلے کے جھٹکوں سے لرزنے لگی۔ اِس بار زلزلہ شدید تھا۔ اس کے ساتھ ہی پہاڑی چٹانیں وادی میں ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں۔ شاہراہ قراقرم کی مرمت اور امدادی کاموں میں مصروف فوجی جوان اس وقت دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے وہ فوراً نکل کر محفوظ مقامات کی جانب دوڑے"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

زلزلے کا مرکز لاہور سے تین سو میل دُور تھا

کوئٹہ ۲۰ جنوری۔ لاہور، راولپنڈی، ایبٹ آباد اور دیگر مقامات پر کل جو زلزلہ آیا تھا کوئٹہ کے طبقات الارض کے سنٹر کے مطابق اس کا مرکز لاہور سے تین سو میل دُور شمال مشرق میں ہمالیہ میں تھا۔ سنٹر کے مطابق زلزلے کی نوعیت شدید تھی۔

دُعائے مغفرت

محترم چوہدری (مولانا) عبد الواحد صاحب جہلمی پنشنر گورنمنٹ کینیا ۱۷ جنوری ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ساڑھے دس بجے صبح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ بعد نماز جمعہ مسجد مہدی گولبازار ربوہ سے متصل میدان میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی سینکڑوں احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قبر پر دعا محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کرائی۔

محترم عبد الواحد صاحب مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ بہت بے نفس اور دوسروں سے ہمدردی رکھنے والے انسان تھے۔ مالی وسعت کے باوجود نہایت غریبانہ زندگی بسر کی۔ دو ڈھائی لاکھ کی جائیداد سلسلہ کے لئے وقف کی تھی۔ کئی محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کی توفیق پائی۔

نیروبی میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد راولپنڈی میں اپنے عزیزوں کے ہاں رہتے تھے۔ پھر ۱۹۷۱ء کے شروع میں ربوہ آ گئے جہاں مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری نے اپنے پاس رکھا اور حقِ اخوت ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ پھر موسم کی شدت سے گھبرا کر ولایت چلے گئے کہ بقیہ زندگی وہاں گزاروں گا مگر جلد ہی واپس تشریف لے آئے اور محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب کے ہاں فروکش ہوئے جنہوں نے مرحوم کی بہت خدمت کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مرحوم نے ۸۰ برس عمر پائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے محترم اور پیارے بزرگ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درگاہِ الٰہی میں دعا فرماویں۔

(خاکسار قاضی عبد السلام بھٹی محلہ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

۲۳ جنوری کو یوم عاشورہ کی وجہ سے ملک میں عام تعطیل ہے۔ ڈاک خانہ بھی بند رہے گا اس لئے ۲۳ جنوری کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴